تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیر
الخبر (المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

"أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" (حدیث)

ترجمہ :

"میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں"

اس مضمون کی روایات حضرات علیؓ، ابنِ عباسؓ اور جابرؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہیں، جسے شیعہ حضرات خلیفۃ الرابع حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں بہت شد و مد کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں اس مضمون کی تمام روایات اور اُن کے تمام طُرق کا علمی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، تاکہ مذکورہ حدیث کا مقام و مرتبہ واضح ہو جائے۔ واللہ المستعان!

بعض روایات میں صرف "أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا"[1] مروی ہے اور بعض میں "أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" کے بعد "فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ"[2] "فَمَنْ أَرَادَ بَابَهَا فَلْيَأْتِ عَلِيًّا"[3] "فَمَنْ أَرَادَ مَدِينَةَ الْعِلْمِ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا"[4] "فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِهَا"[5]

---

[1] الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث للشیخ برہان الدین حلبیؒ ص ۵۳۹ طبع بغداد ۱۹۸۴ء و مجمع الزوائد و منبع الفوائد للہیثمیؒ ج ۹ ص ۱۱۴ طبع دار الکتاب العربی بیروت ۱۹۸۲ء و میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۱۵۳ و کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۱ طبع المکتبۃ السلفیۃ مدینۃ المنورہ ۱۹۶۶ء و مستدرک للحاکمؒ کتاب المناقب و تاریخ بغداد للخطیب بغدادیؒ و معجم الکبیر للطبرانیؒ و السنۃ لابی الشیخ ابن حبانؒ وغیرہ۔ [2] کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۰، ۳۵۱، ص ۳۵۳ [3] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۱ [4] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۱-۳۵۲ [5] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۲

"فَمَنْ اَرَادَ الدَّارَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِهَا"[6] "فَمَنْ اَرَادَ الدَّارَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ"[7] اور "فَمَنْ اَرَادَ الْحُكْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ"[8] کے اضافی الفاظ تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ ملتے ہیں۔

بعض دوسری روایات میں "اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا"[9] بعض میں "اَنَا مَدِيْنَةُ الْفِقْهِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا"[10] اور کچھ میں "عَلِیٌّ عَيْبَةُ عِلْمِیْ"[11] وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح اس مضمون کی چند اور روایات اس طرح بیان کی گئی ہیں:

"عَلِیٌّ بَابُ عِلْمِیْ وَمُبَيِّنٌ لِاُمَّتِیْ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعْدِیْ حُبُّهٗ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهٗ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ اِلَيْهِ رَأْفَةٌ"[12]، "اَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ كَفَّتَاهُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ خُيُوْطُهٗ"[13]، "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَكْرٍ اَسَاسُهَا وَعُمَرُ حِيْطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا"[14] اور "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا وَمُعَاوِيَةُ حَلْقَتُهَا"[15]، وغیرہ۔

اس سلسلہ کی پہلی روایت "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا" جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، کا طریقِ اسناد امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی القرشیؒ (م ۵۹۷ھ) اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ

---

۶ کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۳۵۲ ۷ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳ ۸ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳
۹ ایضاً ج ۱ ص ۳۴۹، ۳۵۰ وجامع الترمذیؒ کتاب المناقب باب ۲۰ رقم ۲۰ مع عارضۃ الاحوذی لابن عربیؒ ج ۱۳ ص ۱۷۱ ومفتاح کنوز السنۃ محمد فواد الباقی ص ۳۵۳ والفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانیؒ ص ۳۴۸ طبع مصر ۱۹۷۸ء والحلیۃ لابی نعیمؒ وغیرہ ۱۰ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۰
۱۱ العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۲۳ طبع لاہور ۱۹۷۹ء ۱۲ المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ للسخاویؒ ص ۹۷ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۷۹ء
۱۳ ایضاً ص ۹۷ ۱۴ ایضاً ص ۹۷ وذکرہ ابن صاحب الفردوسؒ ۱۵ المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۹۷

ابنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنبأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ قَالَ اَنبأَنَا اَبُوبَكرِ مُكْرَمُ بْنُ اَحمَدَ بْنِ مُكْرَمٍ القَاضِيُ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنبَارِيُّ قَالَ اَنبأَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحِ ابْنِ سُلَيمَانَ بْنِ مَيسَرَةَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ...... الخ[16]"

اس روایت کے طریقِ اسناد میں راوی "ابوالصلت الہروی" موجود ہے، جس کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ:

"کذّاب ہے، یہ وہی شخص ہے جس نے اس حدیث کو "ابو معاویہ" پر وضع کیا۔ بعد میں ایک جماعت نے اس سے چرالیا"[17]

ایک اور مقام پر امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"ابوالصلت کے کذّاب ہونے پر اتفاق ہے[18]"

عقیلیؒ نے بھی اسے "کذاب" کہا ہے[19]۔

شیخ برہان الدین حلبیؒ فرماتے ہیں:

"یہ شخص صالح لیکن شیعہ تھا، دارقطنیؒ کا قول ہے کہ خبیث رافضی تھا اور حدیث وضع کرنے کے لیے متہم ہے۔ اس کی روایت کی ہوئی دو احادیث یہ ہیں: "اَلْاِیمَانُ اِقْرَارٌ بِالْقَلْبِ" اور "کَلْبُ الْعَلَوِيَّةِ خَيرٌ مِّنْ بَنِي اُمَيَّةَ"[20]

حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"صَدُوقٌ لَهُ مَنَاكِيرُ وَكَانَ يَتَشَيَّعُ وَاَفْرَطَ الْعُقَيلِيُّ فَقَالَ كَذَّابٌ"[21]

---

[16] کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ صفحہ ۳۵۱ [17] ایضاً ج ۱ صفحہ ۳۵۲ [18] العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ صفحہ ۲۲۱ [19] تقریب التہذیب ج ۱ صفحہ ۵۰۶ [20] الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث صفحہ ۲۶۲-۲۶۳ [21] تقریب التہذیب ج ۱ صفحہ ۵۰۶

ابنِ عدیؒ وغیرہ نے بھی "ابوالصلت الہروی" سے کذب بیانی اور وضع احادیث کو منسوب کیا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی فرماتے ہیں کہ اکثر اصحابِ حدیث نے اس کی تضعیف کی ہے۔[۲۲]

امام احمد بن حنبلؒ سے جب اس حدیث کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:
"قَبَّحَ اللّٰهُ اَبَا الصَّلْتِ"[۲۳]

جن روایات میں "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" کے بعد "فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ" کے الفاظ بیان کیے جاتے ہیں اُن کے طرقِ اسناد امام ابن الجوزیؒ نے اس طرح بیان کیے ہیں:

۱۔ "اَنْبَاَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْقَزَّازُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَابُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ[۲۴] ...... الخ"

حضرت ابنِ عباسؓ کے اس طریقِ اسناد میں "عمر بن اسماعیل بن مجالد" اور "علی بن ابی علی" دو راوی مجروح ہیں۔ اول الذکر کے متعلق شیخ عبدالعزیز عزالدین السیروان اور علامہ برہان الدین حلبیؒ فرماتے ہیں:

"لَيْسَ بِثِقَةٍ، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ"[۲۵] ابنِ عدیؒ نے اسے "سَارِقُ الْحَدِيْثِ" لکھا ہے[۲۶]، امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی (م ۳۸۵ھ) نے "متروک" بتایا ہے[۲۷]۔ ابن معینؒ نے اس کے "کذب" کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے: "لَيْسَ بِشَيْءٍ، كَذَّابٌ"

---

[۲۲] سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج ۲ ص ۲۶۲،۲۶
[۲۳] کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۴ [۲۴] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۱ [۲۵] المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۱۸۱،۴۶۶ طبع دار القلم بیروت ۱۹۸۵ء والکشف الحثیث ص ۳۱۰ [۲۶] الکامل لابن عدیؒ ج ۵ ترجمہ ۱۷۲۲ [۲۷] الضعفاء والمتروکین للدار قطنیؒ ترجمہ ۳۷۱

خَبِیْثٌ، رَجُلُ سُوْءٍ"[28] امام احمد بن شعیب النسائیؒ (م ۳۰۳ھ) کا قول ہے: "لَیْسَ بِثِقَةٍ، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ" امام ابن الجوزیؒ نے بتایا ہے کہ وہ "متّہم"[29] ہے، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا قول ہے: "مَتْرُوْكٌ مِنْ صِغَارِ الْعَاشِرَةِ"[30]۔ ان کے علاوہ عقیلیؒ[31]، ابن ابی حاتمؒ[32]، ابن حبانؒ[33] اور ذہبیؒ[34] وغیرہ نے بھی اس کو "ساقط الاعتماد" قرار دیا ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی نے "ضَعِيْفٌ جِدًّا"[35] لکھا ہے۔

اور ثانی الذکر علی بن ابی علی بھی "متروک الحدیث" ہے[36]۔ امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ[37] (م ۲۵۶ھ)، عقیلیؒ[38]، ابن ابی حاتمؒ[39]، ابن حبانؒ[40]، ابن عدیؒ[41]، دارقطنیؒ[42]، ذہبیؒ[43] اور نسائیؒ[44] وغیرہ نے اس کو "متروک" اور "منکر الحدیث" بتایا ہے۔

۲۔ "اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ طَالِبٍ يَحْيٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ الدَّسْكَرِيِّ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْمُقْرِيِّ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُكْتِبُ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ: "هٰذَا اَمِيْرُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ

---

[28] الجرح والتعدیل ج ۹ ص ۱۹ وکتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۴ [29] کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۳۲۷ [30] تقریب التہذیب ج ۲ ص ۵۲ والتہذیب التہذیب ج ۷ ص ۴۲۸ [31] الضعفاء الکبیر ترجمہ ۱۱۳۴ [32] الجرح والتعدیل ج ۳ ص ۹۹ [33] المجروحین ج ۲ ص ۹۲ [34] میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۸۲ [35] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ج ۲ ص ۳۶۴ [36] المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۱۶۹-۱۷۰

[37] تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۳ ص ۲۸۸ والتاریخ الصغیر للبخاریؒ ج ۲ ص ۱۹۲ والضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ ۹۲ [38] الضعفاء الکبیر ترجمہ: ۱۲۳۹ [39] الجرح والتعدیل ج ۳ ترجمہ ۱۳۹۷ [40] المجروحین ج ۲ ص ۱۰۷ [41] کامل لابن عدیؒ ج ۵ ترجمہ ۱۸۳۰ [42] الضعفاء والمتروکین ترجمہ: ۴۰۹ [43] میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۴۷ [44] الضعفاء والمتروکین ترجمہ: ۴۲۹

خذلہ — یمدّ بھا صوتہ — انا مدینۃ العلم[۴۵] ..... الخ“

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ کے اس طریق میں ”احمد بن عبداللہ المکتب“ راوی موجود ہے جس کے متعلق ابن عدیؒ کا قول ہے: ” کان یضع الحدیث “[۴۶]

۳- ” انبأنا عبد الرحمٰن بن محمد قال انبأنا احمد بن علی بن ثابت قال انبأنا احمد بن محمد العتیقی حدثنا عبد اللہ ابن محمد بن عبد اللہ الشاھد حدثنا ابو بکر احمد بن فاذویہ الطحال حدثنا ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یزید ابن سلیم قال حدثنی رجاء بن سلمۃ حدثنا ابو معاویۃ الضریر عن الاعمش عن مجاھد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ” انا مدینۃ العلم[۴۷] ..... الخ“

حضرت ابن عباسؓ کے اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں جابر بن سلمہ ہے جو اس حدیث کے سرقہ کے لیے ”متہم“ ہے[۴۸]

۴- ” انبأنا ابو منصور عبد الرحمٰن بن محمد قال انبأنا ابو بکر احمد بن علی بن ثابت قال انبأنا الحسین بن علی الصمیری قال حدثنا احمد بن علی الصمیری حدثنا ابراھیم بن احمد بن ابی حصین حدثنا محمد بن عبد اللہ ابو جعفر الحضرمی حدثنا جعفر بن محمد البغدادی الفقیہ حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن مجاھد عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ” انا مدینۃ العلم[۴۹] ..... الخ“

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے اس طریق میں ”جعفر بن محمد البغدادی“ بھی اس حدیث کے سرقہ کے ساتھ ”متہم“ ہے[۵۰]

۵- ” رواہ ابن مردویہ من طریق الحسن بن علی عن ابیہ عن رسول

---

[۴۵] کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۳ [۴۶] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴ [۴۷] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۰-۳۵۱ [۴۸] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴ [۴۹] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۰ [۵۰] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ ۔۔۔۔۔۔ الخ"[51]

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے اس طریق میں "مجاہیل" جمع ہیں[52] جس روایت کے آخر میں "فَمَنْ اَرَادَ بَابَهَا فَلْيَاْتِ عَلِيًّا" کے الفاظ ملتے ہیں۔ اُس کا طریق اسناد اس طرح وارد ہوا ہے:

"اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبُسْرِيِّ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُكْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ ۔۔۔۔۔۔ الخ"[53]

حضرت ابن عباسؓ کے اس طریق اسناد میں بھی "عمر بن اسماعیل بن مجالد" راوی موجود ہے جس پر جرح اوپر بیان کی جاچکی ہے۔ (ملاحظہ ہو حواشی ۲۵ تا ۳۵ کی تفصیل)

ذیل میں حضرت ابن عباسؓ کی ان روایات کے طُرق پیش ہیں، جن کے آخر میں "فَمَنْ اَرَادَ مَدِيْنَةَ الْعِلْمِ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا" کے الفاظ مروی ہیں:

۱۔ "اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ عَمْرٍو الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ ۔۔۔۔ الخ"[54]

اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں "احمد بن سلمہ" موجود ہے، جس کے متعلق ابن عدیؒ کا قول ہے کہ "وہ ثقات کی طرف منسوب کرکے باطل چیزیں بیان کرتا ہے اور احادیث چراتا ہے"[55]

---

۵۱ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۰ ۵۲ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳ ۵۳ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۱ ۵۴ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۱-۳۵۲ ۵۵ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴

۲- حضرت ابن عباسؓ کی اسی روایت کا ایک اور طریق یوں وارد ہوا ہے:

"اَنْبَأَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ اَنْبَأَنَا ابْنُ مَسْعَدَۃَ اَنْبَأَنَا حَمْزَۃُ اَنْبَأَنَا ابْنُ عَدِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ الْعَدَوِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیِّ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ[۵۶] ..... الخ"

اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "اس میں "ابوسعید العدوی" کذاب اور صریح وضاع ہے[۵۷]۔ اس طریق میں ایک راوی "حسن بن علی بن راشد" بھی موجود ہے جو مدلس ہے[۵۸]

حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت جس کے آخر میں "فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَأْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِهَا" کے الفاظ بیان کئے جاتے ہیں اس کا طریق اس طرح ہے:

"اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَیْرُوْنَ قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ اَنْبَأَنَا حَمْزَۃُ قَالَ اَنْبَأَنَا ابْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُقْبَۃَ اَبُوالْفَتْحِ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ[۵۹] ..... الخ"

اس طریق میں دو راوی مجروح ہیں (۱) احمد بن حفص السعدی، اور (۲) سعید بن عقبہ۔ احمد بن حفص کو علامہ برہان الدین حلبیؒ نے "صاحبِ مناکیر" لکھا ہے[۶۰]۔ حمزہ السہمیؒ اور ابن عدیؒ کا قول ہے: "لَمْ یَتَعَمَّدِ الْکَذِبَ لَهٗ" علامہ ذہبیؒ نے اس کا تذکرہ سعید بن عقبہ کے ترجمہ میں کیا ہے اور بتایا ہے کہ "ابن عدیؒ عن احمد بن حفص" سے حضرت ابن عباسؓ کی ایک مرفوع حدیث "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ" مروی ہے اس کے بعد علامہ ذہبیؒ

---

۵۶ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۲ ۵۷ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۲
۵۸ تقریب التہذیب ج ۱ ص ۱۶۸ ۵۹ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۲
۶۰ الکشف الحثیث ص ۵۳ ۶۱ الکامل الاول ق ۶۶ والمیزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۹۴

فرماتے ہیں : "قُلْتُ : اِخْتَلَقَهُ السَّعْدِيُّ" [۶۲]

اس طریق کے دوسرے راوی "سعید بن عقبہ" کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "ابنِ عدیؒ کا قول ہے" "وہ مجہول اور غیر ثقہ ہے" [۶۳]

حضرت ابنِ عباسؓ کی وہ حدیث، جس کے آخر میں "فَمَنْ اَرَادَ الدَّارَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِهَا" کے الفاظ مروی ہیں، اُس کا طریق یہ ہے :

"اَنْبَأَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرِ بْنُ خَيْرُوْنَ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاتِمِ الْبُسْتِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ [۶۴] ..... الخ"

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "اس طریقہ میں "اسماعیل بن محمد بن یوسف" راوی موجود ہے، جس کے بارے میں ابنِ حبانؒ کا قول ہے کہ وہ احادیث چرایا کرتا ہے اور ان کی اسانید گھڑا کرتا ہے چنانچہ اس سے احتجاج جائز نہیں ہے" [۶۵]

(جاری ہے)

۶۲؎ میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۵۳ والکشف الحثیث ص ۵۳ ۶۳؎ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۴ والمیزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۵۳ ۶۴؎ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۵۲
۶۵؎ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴

★ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل ممکن نہ ہو گی

★ محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں شکریہ! مینجر